



تاج کے سائے میں موسم گرما

لیز اے بوسنار کسکی ڈی ہریرا

اپنی انڈر گریجویٹ تعلیم کے ایک حصے کے طور پر، دو امریکیوں نے موسم گرما ہندوستانی گاؤں والوں کے درمیان ایک ہندوستانی رضاکار تنظیم کے لئے کام کرتے ہوئے گزارا۔

سارے امریکیوں کی طرح جان لائنس اور شیلر ٹرپلٹ نے بھی اس موسم گرمائیں تاں جل ملٹی ہے۔ پروگرام کا مقصد یہ ہے کہ کم آمدی والے لوگوں کے ساتھ کام کیا جائے۔ آگرہ کی سیاحتی مقصد سے نہیں کیا کہ اس تجھ پر میمہ کرانی تصویر بخوبیں جس پر میمہ کشہادی ڈائنا نے اپنی تصویر بخوبی اپنی تھی۔ ان کا رخ بختاندی کے دوسرا طرف تاں جل کی پشت پر واقع کچ پورہ علاقے کی طرف تھا کہ دوہاں کے بکھنوں سے بات کریں اور ان کی زندگی کو بچیں۔

بھت کارپوریشن، آرکیا وجیکل سروے آف انڈیا اور سینفر فارار بن انڈر ٹکنال ایکس لائنس کی شراکت سے مدد ملتی ہے۔ پروگرام کا مقصد یہ ہے کہ کم آمدی والے لوگوں کے ساتھ کام کیا جائے۔ آگرہ کی سیاحتی معیشت سے، سر بوط ذرائع معاشر جلاش کیے جائیں اور رہائشی حالات کو بہتر بنایا جائے۔ مثال کے طور پر بے روزگار بخوبیوں کو ان آمار قدیم سکی جو جاتا جل کی پشت پر ہیں یا عوکس کی رہنمائی کی تربیت دی گئی ہے۔ یا آمار قدیم آگرہ ہیر شیخ ٹریکل کی تکمیل کرتے ہیں جس میں ہایلوں کی مسجد، ایک مغل گارڈن اور ترپلٹ کیتھی ہیں، ”کاس روم میں بیٹھنا اور تر قیانی معیشت اور عدم مساوات کے بارے میں جانا۔ ایک چیز ہے جہاں آپ زیادہ سے زیادہ سیکھ سکتے ہیں کہ جو کچھ کہا جا چکا ہے، اس کو دہرا دیں۔ لیکن کم آمدی والے خاندانوں کے درمیان اپنی گرمائیں ایک دوسرا چیز ہے جو کی کہانی درسی کتابوں کی شماریات بیان کرتی ہیں۔“

واقعہ یہ ہے کہ ۲۰۰۷ کے دوران میں پار حصول تعلیم میں وقت گزارنے والے امریکیوں کی



اوپر دائیں: مترجم راجیش کمار (درمیان میں بائیں)، شیلر ٹرپلٹ (درمیان) جان لائنس (دائیں) اور کچھ پورہ میں رہنے والے اپنے پروجیکٹ کی پہلی گروپ میمنگ کے دوران۔

اوپر: کچھ پورہ کی ایک سڑک۔
دائیں: (جان لائنس، میرا دیوی جنہیں پروگرام سے فائدہ بھنچا اور ٹرپلٹ۔

۲۱ سالہ ٹرپلٹ اور ۲۲ سالہ لائنس کا تعلق سوانی: دی یونیورسٹی آف دی ساؤتھ، پیشی سے ہے۔ جوان متعدد امریکی یونیورسٹیوں میں سے ایک ہے جو اپنے طلباء کی اس بات کے لیے نہ صرف حوصلہ افزائی کرتی ہیں بلکہ ان سے مطالبہ بھی کرتی ہیں کہ وہ اپنی انڈر گریجویٹ تعلیم کے ایک حصے کے طور پر کچھ وقت سندھر پا رکھے اور۔

ٹرپلٹ اور لائنس نے کراس کنٹک آگرہ پروگرام کے ساتھ کام کیا جسے یونائیٹیڈ ایشیس ایجنٹی فار ایٹھیٹل ڈیوپمنٹ سے آگرہ میپل

مزید معلومات کر لئے:

سوانی: دی یونیورسٹی آف دی ساؤنٹھ

<http://www.sewanee.edu/>

کراس کنٹگ اگرہ پروگرام

http://www.usaid.gov/in/bur_work/activities/Eco_growth/cc_agra.htm

سینٹر فار اربن اینڈ ریجنل ایکس لینس (کیپور)

<http://www.cureindia.org/aboutus.html>

تعداد دو لاکھ پچاس ہزار روپی جو بھلی وہائی کے مقابلے ایک سو پچاس فی صد زیادہ ہے۔ حالانکہ ابھی تک یورپ تھی ان میں سب سے زیادہ متبلوں جگہ ہے لیکن اب اس رہنمائی میں کم آرہی ہے۔ گذشتہ سال کے مقابلے سے ۲۰۰۰ء میں ہندوستان نے ۲۳ فی صد مزید امریکیوں کی میربائی کی۔

بیرونی ممالک جا کر تجربہ حاصل کرنے والے بہتر و ذرا سے ساتھ و اپس لوئے ہیں۔ ٹرپلٹ اور لائنس نے اپنی اٹریوپی کی صلاحیتوں کو بہتر بنایا، اعداد و شمار کی مدد سے اس کا تجربہ کیا اور سوالوں کی اہمیت کو سمجھا۔ مثال کے طور پر ٹرپلٹ کہتے ہیں کہ بہت سے لوگ جنہیں سمندر پار کا تجربہ حاصل نہیں ہے، یہ تاثر کرتے ہیں کہ غریب خاندان اپنی اس حالت میں خود اپنی کارگزاریوں کے سبب ہیں۔ لیکن ان کے تجربے نے انہیں اس کے برکت سمجھایا۔ کچھ پورہ میں چار ہفتے گزارنے کے بعد وہ کہتے ہیں ”میں نے امید اور استقامت کا ایک وسیع تراہس اس سے پہلے بھی نہیں دیکھا تھا۔ ٹرپلٹ اور لائنس سمندر پار مختصر ترین قیام کے ایک رہنمائی کی بھی تمندگی کرتے ہیں۔ یہ وہ ملک پر حاکمی کرنے والے ۵۵ فیصد سے زیادہ امریکی آٹھ ہفتے یا اس سے کم کے لیے ایسا کرتے ہیں۔ صرف ۵۔۳ فی صد اسی ایک پورا ٹیکنیکی سال سمندر پار گزارتے ہیں۔“

لائنس جنہیوں نے امریکی ترقیاتی امداد کی تاریخ کا مطالعہ کیا ہے، کہتے ہیں کہ انہوں نے کلاس روم میں پڑھاتا کر کوئی پہنچت کے لئے تاپ ڈاؤن اپروچ کو اپنے مفہومیں سمجھا جاتا۔ اور انہوں نے کچھ پورہ میں بذات خود یہ کہا کہ کس طرح ایک کیمپنی پر محض اپرچنی الواقع زیادہ تیجہ خیز ثابت ہوتا ہے۔

”ترقی زیادہ جزوی ہوتی جا رہی ہے۔“ وہ کہتے ہیں ”لوگ خود اپنے مسائل کو زیادہ جانتے ہیں۔“ جب ٹرپلٹ اور لائنس کام کے لیے پہنچتا ان کا خیال تھا کہ وہ مقامی باشندوں کے لیے تو کریاں پانے پر تو چرکوڑ کریں گے لیکن وہاں پہنچنے کرنیں ایک جھمکا لگا۔ سینٹر فار اربن اینڈ ریجنل ایکس لنس کے ڈائریکٹر نے انہیں ان کا اس انتہت دیا، جس کا موضوع تھا، ان لوگوں اور سپیکٹر نیکوں کے اثرات کا جائزہ لیں جیہیں کہ اگر کچھ آگرہ پروگرام کے تحت نصب کیا گیا ہے۔

دونوں چارہوں تک ایک مترجم کی مدد سے درجنوں خاندانوں سے اٹریوپ کرنے کے لئے ایک دروازے سے دوسرے دروازے پر دستک دیتے رہے۔ تاگیں جیرت اگیز تھے۔ پہلے عورتیں کھلے میں ہوائی ضروریہ سے فارغ ہونے کے لیے جاتی تھیں جس کے سبب انہیں مردوں کی جانب سے ہر اس کی جانبے یہاں بکھر کر زنا بال مجرما بھی سامنا ہوتا تھا۔

اب ان کی مالی حالت بھی بہتر ہوئی ہے۔ خواتین نے بتایا کہ ٹوائلٹ کی تھیسپ سے پہلے انہیں مانسون کے ایام میں اپنے بچوں کا ڈاڑھیا، تھے اور تائیفا نہ جیسے امراض سے علاج کرنے کے لیے خفظان صحت پر تقریباً سات سورپے خرچ کرنے پڑتے تھے۔ خواتین کو اور بھی چیزوں کا انتصان ہوتا تھا کیوں کہ پا ہموم ان کا جو وفات پیسہ کرنے میں الگنا چاہیے تھا اسے بچوں کی دیکھی بھال میں لگانا پڑتا تھا۔

ٹرپلٹ کہتے ہیں : ”خواتین مردوں کے سامنے تھے ماری پھر نے کے بجائے اب کچھ ایسا کرتی ہیں جو کمل فطری ہے اور اس سے وہ باختیار بھی ہوئی ہیں۔“

ٹرپلٹ کہتے ہیں کہ ہندوستان میں رہتے ہوئے انہوں نے اپنے امریکی کالج کے بارے میں غور کیا۔

”سب سے بڑی چیز ہے یہ وہ ملک جا کر میں نے سیکھا ویکھ کہ ہم خوش قسمت ہیں کہ تمام دنیا سے ہمیں جیرت اگیز پروفیسر ملے ہیں۔“ ٹرپلٹ کہتے ہیں ان کے دو پروفیسروں کی جڑیں ہندوستان میں ہیں۔

لیزا اے سویٹنگ کی ڈی ہریا

ہند نژاد استاد

امریکی طلباء کے لئے مشعل راہ

یاسمین محبی الدین، رالف اووین ممتاز
پروفیسر اقتصادیات، سیویانی: دی یونیورسٹی آف
دی ساؤنٹھ، ٹینیسی سے ایک انthropio.

یاسمین محبی الدین سماجی اٹرپریز ٹیکنی پروگرام یار اور اس کی رہنمائی کرتی ہیں جو بیلر ٹرپلٹ اور جان لائنس میں یونیورسٹی طلباء اور طالبات کو ہندوستان، بھل دیش اور دیگر ملکوں میں ان کے اقتصادی اور مالیاتی نصاب کے حصے کے طور پر سماجی رضا کار تھیمیوں، مالیاتی اداروں یا ترقیاتی مضمبوں میں بطور زیر تربیت کارکن کام کرنے کیلئے بھیجتی ہے۔

آپ کی یونیورسٹی میں یہ وہ ملک تجارتی امور میں انٹرن ٹپ کی تاریخ کیا ہے؟
مارے یہاں اور یہاں اگر ان ٹپ میں اہم پروگرام میں الاقوامی مطاد جات کا تھیل پروگرام ہے۔ یہ سماجی علوم میں تھیں کا ایک خود بہارتی پروگرام ہے جو امریکہ کے باہر کی ملک میں تکمیل کرایا جاتا ہے۔ اس میں سے کچھ مضموبے ایسی ہیں جن میں ساری توجیہ میں الاقوامی ترقی پر مرکوز ہوتی ہے۔

کئی طلبا اور طالبات کو میں نے تربیت کیلئے ان جھنپسوں میں بھیجا ہے۔ میں نے بعض مقوموں پر (بے گھروں کے لئے) مسکن جیسے مقامات پر، جن کو "بچی دنیا کے اندر تسری دنیا" کہا جاسکتا ہے، عملی تجربے کیلئے طلباء اور طالبات کے ساتھ دورے کئے ہیں۔ اس کے علاوہ میں اپنی ترقیاتی امور پر ڈھیر ساری بحث میں مصروف رکھتی ہوں جس کے دوران ترقی پنیر ملکوں سے حقیقی میلیں پیش کی جاتی ہیں اور..... میرے بہتر سے طلباء اور طالبات نے دنیا کے مختلف حصوں کا سفر کیا ہے۔

امریکہ میں آپ نے کیسے سکونت اختیار کر لی؟

میں ۷۴ میں ۱۹۷۳ء میں پیدا ہوئی۔ میری بیوی اُنکش کے فوراً بعد میرا خاندان ترک وطن کر کے پاکستان چلا گیا۔ میں ۱۹۷۳ء میں فوراً قاتلہ میشن اسکار لیپ پر اقتصادی ترقی میں امام اے کرنے کیلئے ایک سال کیلئے امریکہ آئی۔۔۔ میں نے وہر بلت یونیورسٹی میں داخل ہیا۔۔۔ لیکن بہت سو دسرے لوگوں کی طرح میری کمپانی بھی اسی وجہ کو ٹھابت کرتی ہے کہ اگر آپ سخت مخت کرتے ہیں تو امریکہ امکانات کی ایسی سرزی میں ہے جس کا مقابلہ کوئی اور جگہ نہیں کر سکتی۔۔۔ میں نے وہر بلت میں اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کیا اور فوراً قاتلہ میشن نے بی ایچ ڈی کیلئے میری فلیو لیپ پر میں چار سال کی توسیع کر دی۔۔۔ یہ اس سال ہوا ہے ”خواتین کا سال“ تواریخ گایا تھا۔۔۔ اس وقت یہ کہا گیا کہ میں امریکہ میں اقتصادیات میں بی ایچ ڈی کرنے والی پہلی پاکستانی خاتون ہوں گی۔۔۔ سیوائی نے ۱۹۸۱ء میں میری خدمات حاصل کیں۔۔۔ میں سکونت انتیار کرنے کے لئے دوبار پاکستان کی یونیورسٹیوں میں میں نے یہ فصل کیا کہ ترک وطن کر کے امریکہ میں سکونت انتیار کروں گی۔۔۔ سیوائی نے ۱۹۸۳ء سے ۱۹۸۵ء تک میری جگہ میرے لئے خالی رکھی تھی۔۔۔ جب میں پاکستان میں تھی اور میرا عابدہ بھی عارضی تھا۔۔۔ اس لئے میں پلاٹ کر آئی تو سیوائی ہی میں بس گئی۔۔۔ میری دوپتی کے شےبے صحنی مطاعد جات اور جھوٹے قرض ہیں۔۔۔ اور اب میں ایک امریکی شہر ہوں۔۔۔

کی اپنی زندگی میں اضافہ ہوا ہے بلکہ دنیا کو بد لئے کیلئے ان کے دل میں ایک حقیقی جذبہ بھی بیدار ہوا ہے۔

سیدانی، غیرمخصوصی جیسی جگہ پر طلباء اور طالبات کو پڑھانے میں ایک
مین الاقوامی پس منظر کی تجھر ہونے کے ناطے آپ کا تجھر کیا ہے؟



دنیا کو ان کے سامنے آ کر اکرنا میرے لئے ایک جلیج بھی ہے اور سرست کا یاد رکھتے ہیں۔ میں نے اپنی تحقیق، بانفرنس اور ۳۰۰ زائد مکاؤں میں عالمی پیٹک اور اقوام متحدہ کے تحریکات سے اپنے طباہ کو آگاہ کر کے یہ کام کیا ہے۔ میں نے اسی کام کے سلسلے میں گروپوں کی تکلیف میں طباء اور طلباء کو تکریب ہندوستان، ہمچنان یمن، اور پاکستان میں ہر دن ملک تدریسی پر گرام بھی کئے ہیں۔ میں نے مختلف انواع پس مظہر کے مہماں متغیرین کو دعوت دے کر بیانیا ہے، وہ آئے اور ہمارے طباء اور طلباء کے بات کی اور گرامیں پیٹک جیسے مثالی ترقیاتی پر گرام کے دلیل بوجھائے۔ میں دونوں افراد گرامیں پیٹک کے (محمد) ایوس اور بی بی آر اے ایسی کے (فضل حسن) خاطر کو ترقی سادو دو ماکوں سے جاتی ہوں اور اسے

ہے۔ تاکہ اور جان نے اسی پروگرام کے تحت ۲۰۰۸ء میں بچکوں دش میں اور ۲۰۰۹ء میں آگرہ کے کیور (سی یا آرائی) میں تربیت مکمل کی۔ یہ آنھے فتح کا سماجی اسٹرپریز شپ بھیلی پروگرام ہے اور بہت زوردار ہے۔ اس کے تین اجزاء ہیں۔ دوناں بابوں کے کریمٹ کیلئے ہندوستان اور بچکوں دش میں موسم گرم کے دوران یہ وہ ملک چڑھائی کے پروگرام۔ اس میں سے ایک جنوبی ایشیا میں چھوٹے مالیاتی اور اوس سے تعلق رکھتا ہے، ایک امریکہ، لاطینی امریکہ، ایشیا یا یورپ میں مالیاتی / چھوٹے مالیاتی اور اوس میں چار فتحیں کا ترتیب پر گرام ہے اور سیویٹی میں مالیات، حساب کتاب اور اسٹرپریز شپ میں ایک فتح کے کاروبار کے آغاز سے پہلے کی ترتیب۔ بھیجی اسی میں شامل ہے۔

سول طباہ و طالبات نے ۲۰۰۹ کے موسم گرامیں "سینڈ" پو گرام کے تحت ہندوستان، بھکر ویش، جمیریہ قومیہ اور امریکہ میں چھ تکنیکوں کے کام کا حج میں حصہ لیا۔

یہ ترجیٰ روگرام کیوں اہم ہے؟

چیسا کہ اس طرح کے ترقی پر وکرام میں حص لیتے والے میرے
ہر طالب علم نے مجھے بتایا ہے، یہ ترقی پر وکرام ان کے سینکے کے بڑے
تجربات میں سے ایک رہا ہے۔ یہ تجربہ صرف چھوٹی مالیات اور غربی، یا
کسی غیر ملکی ثناuat تک محدود نہیں ہے بلکہ اس تجربہ کا تعلق پوری دنیا
سے ہے، دنیا میں واقع مقامات سے ہے اور بذات خود زندگی سے
ہے۔ جن طلباء نے اس تربیت کے دوران کچھ سیکھا ہے یا اپنے ہمراہ بہتر
ہونا ہے ان کا تجربہ نمایا تی تجربہ، رپورٹ نگاری، تحقیق، شناسندگی کی
ہیئتکش اور رکنالوگی کے استعمال سے تعلق رکھتا ہے۔ ان لوگوں کو مدد ہم کی
عملی تربیت حاصل ہوئی ہے، انہیں گران قدر تجربات حاصل ہوئے
ہیں جو انہیں ان کی عملی زندگی میں بہت فائدہ پہنچا سکیں گے۔ ان میں
سے ہر طالب علم نے اپنی تجھیوں کے کام کو بہتر طریقے سے سمجھا ہے جس
کی وجہ سے صرف غربی سے تعلق رکھنے والے امور کے بارے میں ان

رینو کھوسلہ (پہلی صفحہ میں باشیں) سینٹر فار ارین اینڈ ریجنل ایکس لائنس کی صدر و بانی، ثمیں کو ارکان انتدتا مکھرجی، نندتا گپتا، ترپت (اوپر کی صفحہ میں باشیں)، سکانت شکل راجیش کار اور لائنس۔

”واکرہ یا سمنی محبی الدین اور داکٹر کرشنا ایگنر نے میری طرزِ فکر کو اس طرح تکمیل دینے کی کوشش کی کہ یہ بہت زیادہ مخفی تھا، اور یہ کہ چیزوں کو علم لوگوں کی نظر سے دیکھا جائے۔“
تو یہ دو قویں نوجوان امریکی اپنی تعلیم کا کیا کریں گے؟

لائش کا تعلق قلوپیا سے ہے اور پونچھل سائنس میں اپنی ڈگری کی محیل کر رہے ہیں۔ ان کا اگاقدم یا تو قانون کا کوئی کامیاب ہو گا پھر کسی تحمل نہیں کر سکے لیے کام۔

ترپٹ کا تعلق سی پی سے ہے۔ اور انہیں ڈی پرنسٹ میں ابھی اپنی بیچار آف آرٹ ڈگری مکمل کی ہے۔ وہ امریکی سینئٹ میں ایک نوکری کے خواہاں ہیں۔ جب وہ کسی امریکی سینئٹ کے لیے معلومات مہیا کریں گے یہ بیف ڈیار کریں گے جب کیا وہ کمپنی پورہ کے لوگوں کو یاد رکھیں گے؟

ٹرپلٹ کہتے ہیں: "یہ زندگی کا بہترین تجربہ ہے، جسے میں نے زندگی میں کبھی حاصل کیا ہوگا۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہیں ہو سکتا ہے کہ میں دوبارہ کبھی نہ کچھ پاؤں لیکن میں ہمیشہ ان لوگوں کو یاد رکھوں گا اور ان کو فکر کر جو ہے کہ کوئی نہ ہو۔"

